اردو (لازمی)	نہم 2019ء	پرچہ I: (انشائیہ طرز)
وقت: 2 گھنٹے 10 منٹ	(پہلا گروپ)	کل نمبر: 60

(حصہ اوّل)

سوال :2- درجِ ذیل نظم و غزل کے اشعار کی تشریح کیجیے (تین اشعار حصہ نظم سے اور دو اشعار حصہ غزل سے): (10)

(حصہ نظم)

(i)
چچتا نہیں نظروں میں یاں خلعتِ سُلطانی
کملی میں مگن اپنی رہتا ہے گدا تیرا

جواب: جواب کے لیے دیکھیے پرچہ 2018ء (دوسرا گروپ)، سوال نمبر 2(i)۔

(ii)
جیوں تیرے در پڑ مروں تیرے در پر
یہی مجھ کو حسرت، یہی آرزو ہے

جواب: تشریح:

شاعر اس شعر میں اپنی حسرتِ بے مایہ کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میری یہ تمنا ہے کہ اگر میں زندہ رہوں تو صرف اور صرف حضرت محمد ﷺ کا سوالی ہی بن کر رہوں اور اگر میری جان چلی جائے، جو کہ ایک دن جانی ہی ہے، تو وہ حضرت محمد ﷺ کے در پر ہی جائے۔ میں اپنی زندگی کے ایام نبی کریم ﷺ کے در پر ہی پورے کرنا چاہتا ہوں، میرا جینا اور میرا مرنا صرف اور صرف نبی پاک ﷺ کے لیے ہی ہو، یہی میری خواہش اور یہی میری آرزو ہے۔

(iii)
بادل ہوا کے اوپر ہو مست چھا رہے ہیں
جھڑیوں کی مستیوں سے دُھومیں مچا رہے ہیں

جواب: تشریح:

اِس شعر میں نظیر اکبر آبادی نے نہایت ہی اچھے انداز میں برسات کی رونقوں کے بارے

میں بات کی ہے۔ شاعر نے برسات کے موسم میں بادلوں کی مستیوں کے بارے میں کہا کہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے بادل نشے میں چور ہو کر آسمان پر چھا رہے ہیں اور ہوا پر بیٹھ کر اِدھر اُدھر چلے جا رہے ہیں۔ یہ بادل کبھی برستے ہیں تو کبھی گرجتے ہیں۔ گھٹائیں آتی ہیں تو مستیاں پھیلا کر اپنے دیکھنے والوں کو بھی بے خود کر دیتی ہیں۔ نظیر کہتے ہیں کہ گویا لگا تار بارش کی مستیوں کی وجہ سے شور و غل پیدا ہو رہا ہے۔

(iv)

ہے تیرے گلستاں میں بھی فصلِ خزاں کا دور
خالی ہے جیبِ گُل' زرِ کامل عیار سے

جواب: جواب کے لیے دیکھیے پرچہ 2016ء (پہلا گروپ)' سوال نمبر 2(iv)۔

(حصہ غزل)

(v)

جان تم پر نثار کرتا ہوں
میں نہیں جانتا دُعا کیا ہے

جواب: تشریح:

اس شعر میں شاعر اپنے محبوب سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ دنیا میں اور بھی بہت سے لوگ ہیں جو تم سے چاہت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ وہ محض زبانی باتوں سے کام چلاتے ہیں۔ میں تمھیں صرف دعا دینے کا قائل نہیں' بلکہ تمھاری خوشی کے لیے اپنی جان تک قربان کرنے پر تیار ہوں اور میں اس میں فخر محسوس کرتا ہوں۔ اس شعر سے دوسرا مفہوم یہ نکلتا ہے کہ شاعر کہتا ہے کہ میں اپنے مرنے کی دعا کیوں مانگوں' بلکہ تمھاری خوشی کے لیے اپنی جان تک قربان کرنے پر تیار ہوں۔ شاعر اس شعر میں اپنے محبوب سے بے انتہا محبت کا اظہار کر رہا ہے۔ اس کے دل میں اپنے محبوب کے لیے بڑی چاہت ہے۔ وہ اس پر اپنی جان قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ وہ اپنے محبوب کی خوشی کے لیے دعا کرنے کی بجائے اس کی راہ میں اپنی جان قربان کر دینا چاہتا ہے۔

(vi)

ہمیشہ لکھے وصفِ دندانِ یار
قلم اپنا موتی پرویا کیا

جواب: تشریح:

اس شعر میں شاعر نے بڑے خوب صورت انداز میں اپنے محبوب کے دانتوں کو موتیوں سے تشبیہ دی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میرے محبوب کے دانت موتیوں کی طرح چمک دار ہیں۔ جب میں اپنے محبوب کے دانتوں کے اوصاف بیان کرتا ہوں تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے میرا قلم موتی پرو رہا ہو۔ اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ شاعر اپنے کہے ہوئے لفظوں کو موتیوں سے تشبیہ دے رہا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ جس طرح کوئی شخص اپنے محبوب کے دانتوں کو موتیوں سے تشبیہ دیتا ہے اسی طرح میرے شعر موتیوں کی طرح ہیں۔ یوں لگتا ہے میں نے اپنی ساری شاعری اپنے محبوب کے دانتوں کی صفات بیان کرتے ہوئے کی ہے یعنی میری ساری شاعری ہی موتیوں کی ماخذ ہے۔

(vii)

بُلبُل کو باغباں سے نہ صیّاد سے گِلہ
قسمت میں قید لکھی تھی فصلِ بہار میں

جواب: جواب کے لیے دیکھیے پرچہ 2018ء (پہلا گروپ) سوال نمبر 2(vii)۔

(حصہ دوم)

سوال 3:- درج ذیل نثر پاروں کی تشریح کیجیے۔ سبق کا عنوان، مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیے: **(5,5)**

(الف) مرزا غالب کے اخلاق نہایت وسیع تھے۔ وہ ہر شخص سے جو اُن سے ملنے جاتا تھا، بہت کشادہ پیشانی سے ملتے تھے۔ جو شخص ایک دفعہ اُن سے ملتا، اُسے ہمیشہ ملنے کا اشتیاق رہتا تھا۔ دوستوں کو دیکھ کر باغ باغ ہو جاتے تھے اور اُن کی خوشی سے خوش اور غم سے غمگین ہوتے تھے۔ اس لیے اُن کے دوست، ہر مذہب اور ملت کے، نہ صرف دِلّی میں بلکہ تمام ہندوستان میں بے شمار تھے۔

جواب: حوالہ متن:

سبق کا عنوان: مرزا غالب کے عادات و خصائل
مصنف کا نام: الطاف حسین حالی

مشکل الفاظ کے معانی:

وسیع:	کُھلا، بڑا
کشادہ پیشانی:	خوش اخلاقی
اشتیاق:	شوق
باغ باغ ہو جانا:	خوش ہو جانا

تشریح:

مرزا غالب کی شخصیت نہایت عمدہ اخلاق کی مالک تھی۔ آپ بہت خوش طبع تھے۔ اس لیے کوئی بھی شخص جو آپ سے ملنے آتا، آپ اس سے کُھلے دل کے ساتھ ملتے۔ کوئی بھی شخص جو زندگی میں ایک بار مرزا غالب سے مل لیتا، اسے ہمیشہ مرزا سے ملنے کا شوق رہتا تھا۔ مرزا غالب دوستوں کو دیکھ کر آنکھیں نہیں چراتے تھے، بلکہ انھیں مل کر بہت زیادہ خوش ہوتے تھے۔ ان کی خوشی سے خوش، اور اگر وہ غم زدہ یا اُداس ہوتے تو خود بھی اُداس ہو جاتے اور بڑی حد تک اپنے دوستوں کے مسائل حل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ ان کے دوست ہر مذہب، قوم اور مِلت سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ دوستوں کے معاملے میں مذہب، قوم اور مِلت کی پرواہ نہیں کرتے تھے اور ہر ایک سے محبت اور پیار سے ملتے تھے۔ ان کے بے شمار دوست تھے جن کا تعلق نہ صرف دِلّی، بلکہ پورے ہندوستان سے تھا۔

(ب) یہ بنگلا کم و بیش دو ایکڑ قطعہ زمین میں واقع تھا، یعنی قسّامِ ازل نے ہی اسے خاصا شاہانہ طول و عرض بخشا تھا۔ عمارت کے سامنے وسیع چمن تھا جس کے حاشیے پر مہندی کی گہری سبز باڑ کے سر پر نیزوں اونچے سرو اور سفیدے کے پیڑ لہلہاتے تھے۔

جواب: مصنف کا نام: کرنل محمد خان　　سبق کا عنوان: قدرِ ایاز

مشکل الفاظ کے معانی:

قسامِ ازل: اللہ تعالیٰ، ہمیشہ سے رہنے والا طول و عرض: بہت وسیع، لمبائی چوڑائی

وسیع: بہت بڑا حاشیے پر: کناروں پر

تشریح:

یہ بنگلہ تقریباً دو ایکڑ زمین پر مشتمل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بادشاہوں کے محلوں جیسی وسعت عطا کی تھی۔ عمارت کے سامنے ایک باغ تھا۔ جس کے کناروں پر سبز رنگ کی باڑ، نیزوں کی طرح اونچے سرو اور سفیدے کے درخت جھومتے تھے۔ باغ میں ہر طرف سرخ اور سفید گلاب کے پودے تھے۔ مختصر یہ کہ ہمارے بنگلے کا انداز ہر لحاظ سے امیرانہ تھا۔ اس کے مقابلے میں ہماری حیثیت اور دولت کم تر تھی۔ پھر بھی ہم نے اس بنگلے کی شان کے مطابق ہر کمرے میں قالین یا دری کا انتظام کر لیا تھا۔

سوال 4-: درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (10)

(i) ہجرتِ نبوی ﷺ سے کیا مراد ہے؟

جواب: ہجرت کے لغوی معنی ہیں ایک جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ منتقل ہو جانا۔ نبی کریم ﷺ کا مکہ کو چھوڑ کر مدینہ کی طرف ہجرت کرنا ہجرتِ نبوی ﷺ کہلاتا ہے۔

(ii) انسان کب سخت کاہل اور وحشی ہو جاتا ہے؟

جواب: جب انسان اپنی تعلیم اور عقل کو کام میں نہیں لاتا، عارضی ضرورتوں کا منتظر رہتا ہے اور اپنی دلی قویٰ کو بےکار ڈال دیتا ہے تو وہ نہایت سخت کاہل اور وحشی ہو جاتا ہے۔

(iii) حضرت بی کون تھیں اور انھوں نے سلیم کو کیا نصیحت کی؟

جواب: حضرت بی چاروں لڑکوں کی نانی تھیں۔ انھوں نے سلیم کو نصیحت کی کہ بیٹا! اگرچہ تم نے مجھے سلام نہیں کیا، لیکن میں تمھیں دعا دیتی ہوں؛ جیتے رہو، عمر دراز ہو اور اللہ تعالیٰ نیک ہدایت دے۔ چونکہ تم میرے بچوں کے ساتھ اُٹھتے بیٹھتے ہو، اس لیے میں نے تمھیں جتایا ہے۔

(iv) مضمون نگار کے والد نے کس طرح اسے تسلی دی؟

جواب: مضمون نگار کے نتیجے پر والد کو بہت دُکھ ہوا۔ مضمون نگار نے جو باتیں جھوٹ موٹ

اپنے والد کو کہیں، انھیں ان پر یقین آ گیا۔ والد نے بیٹے سے کہا، گھبراؤ نہیں! اس سال پاس نہیں ہوئے تو اگلی بار پھر کوشش کر لینا۔

(v) بیماری کے باوجود میاں دفتر جانے کے لیے کیوں تیار ہو جاتا ہے؟

جواب : گھر میں بیوی، میاں کے آرام و سکون کا خیال رکھنے کے چکروں میں خود شور مچاتی ہے۔ اُوپر سے بچوں کے کھلونوں کا شور، ملازم کے ریٹھے کوٹنے کا شور، ہمسائے کے لڑکے کا ہارمونیم پر بے سُرے گانے کا شور، فقیر کے مانگنے کا شور وغیرہ سب مل کر میاں کو اِس قدر پریشان کرتے ہیں کہ بیماری کے باوجود میاں دفتر جانے کو تیار ہو جاتا ہے۔

(vi) بادِ صبا گھر گھر کیا پیغام لیے پھرتی ہے؟

جواب : بادِ صبا گھر گھر ربِ تعالیٰ کی موجودگی و وحدانیت اور اُس کے رازق و خالق ہونے کا پیغام لیے پھرتی ہے۔

(vii) شاعر کے دِل میں کیا حسرت اور آرزو ہے؟

جواب : شاعر کے دِل میں درِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر جینے اور مرنے کی حسرت اور آرزو ہے۔

(viii) برہمن کو کس بات کی حسرت رہی؟

جواب : برہمن کو ہمیشہ اس بات کی حسرت رہی کہ خدا نے بتوں کو گویائی یعنی بولنے کی طاقت کیوں نہ عطا کی۔

سوال :5- کسی ایک سبق کا خلاصہ لکھیے: **(5)**

(الف) کاہلی (ب) پنچایت

جواب :

(الف) کاہلی

خلاصہ:

لوگوں کا خیال ہے کہ محنت نہ کرنا، محنت مزدوری میں سرگرمی نہ دکھانا یا اُٹھنے بیٹھنے اور چلنے

پھرنے میں سُستی کرنا کاہلی کہلاتا ہے جبکہ اپنی صلاحیتوں کو استعمال نہ کرنا' ان سے فائدہ نہ اٹھانا اور اپنی صلاحیتوں کو بے کار چھوڑ دینا اصل کاہلی ہے۔ روٹی کما کر کھانا ضروری ہے اور اپنی زندگی بسر کرنے کے لیے ہاتھ پاؤں کی کاہلی چھوڑ کر محنت کی جاتی ہے۔ اسی لیے مزدوری کرنے والے افراد کاہل نہیں ہوتے۔ سخت سے سخت کام کرنا ان کی زندگی کا حصہ بن جاتا ہے۔ اور جو لوگ اپنی صلاحیتوں کو بے کار چھوڑ دیتے ہیں وہ کاہل بن جاتے ہیں اور ان کی عادات حیوانوں سے ملتی جلتی بن جاتی ہیں۔

اگر انسان صرف اپنی عارضی ضرورتوں کو پورا کرے اور دلی قوت کو بے کار کر دے تو نہایت کاہل اور وحشی بن جاتا ہے۔ وہ انسانی صفات کھو کر حیوان بن جاتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ انسان اپنی اندرونی قوتوں کو ضائع نہ کرے' بلکہ ان کو استعمال میں لائے۔

ایسا انسان جس کی آمدن اس کے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے کافی ہو اور آمدن کو حاصل کرنے کے لیے زیادہ محنت نہ کرنی پڑے تو ایسا انسان اپنی ذہنی صلاحیتوں سے فائدہ نہ اٹھائے گا تو کیا ہوگا۔ وہ وحشی طور طریقے اپنائے گا اور کاہلی کا شکار ہو جائے گا۔ یہی عادات وحشی انسانوں میں ہوتی ہیں اور یہ وضع دار وحشی ہوتا ہے۔

ہندوستان میں بہت کم کام ایسے ہوتے ہیں جن سے عقلی قوت اور دلی قوت کو استعمال کرنے کا موقع ملا۔ اس کے برعکس انگلستان کے لوگوں کے لیے ایسے بہت زیادہ مواقع ہیں۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اگر محنت اور کوشش ان کی ضرورت اور شوق نہ رہے تو وہ بھی وحشی بن جائیں۔

ہمارے ملک میں کاہلی کی بڑی وجہ ہے کہ لوگوں نے محنت اور کوشش کو چھوڑ دیا ہے۔ اپنی صلاحیتوں کو بے کار چھوڑ دیا ہے۔ اور اگر ہمیں دل کی قوتوں اور عقلی قوتوں کو استعمال کرنے کے مواقع حاصل نہیں تو فکر اور کوشش کرنی چاہیے کہ کس طرح ایسے مواقع حاصل ہوں؟ اگر ہم غلطی پر ہیں تو فکر اور کوشش سے کس طرح اس کو دور کیا جا سکتا ہے۔ غرض یہ کہ دل کو بے کار نہیں رہنا چاہیے' بلکہ کوشش اور فکر کرتے رہنا چاہیے۔ اور جب تک ہماری قوم سے کاہلی یعنی دلی اور عقلی قوتوں کو بیکار رکھنے کی عادت نہ جائے گی ہماری قوم بہتری کی طرف نہیں جا سکے گی۔

(ب) پنچایت

جواب کے لیے دیکھیے پرچہ 2016ء (پہلا گروپ) سوال نمبر 5 (ب)۔

سوال 6: نظم ''برسات کی بہاریں'' کا مرکزی خیال/ خلاصہ لکھیے اور شاعر کا نام بھی لکھیے۔ **(5)**

جواب: جواب کے لیے دیکھیے پرچہ 2018ء (دوسرا گروپ) سوال نمبر 6۔

سوال 7: اپنے دوست کے نام خط لکھیے اور اسے اپنی بہن کی شادی سادگی سے کرنے کی تلقین کیجیے۔ **(10)**

جواب:

کمرۂ امتحان

الف۔ب۔ج

13 مارچ 2020ء

میرے پیارے دوست

السلام علیکم!

آپ کا خط ملا اور یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ اگلے ماہ آپ کی ہمشیرہ کی شادی ہے۔ آپ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ آپ نے خوشی کے اس موقع پر مجھے یاد رکھا۔ اور شادی پر شرکت کے لیے مدعو کیا۔ آپ نے خط میں لکھا کہ شادی بڑی دھوم دھام سے کی جائے گی۔ ایک دوست ہونے کے ناطے میرا فرض ہے کہ آپ کو بتاؤں کہ اسلام اس طرح کی فضول خرچی سے منع کرتا ہے یعنی شادی کے موقع پر بارات' مہندی اور جہیز وغیرہ پر بے جا پیسہ خرچ کرنا۔ اسلام ہمیں سادگی اور کفایت شعاری کا درس دیتا ہے۔ ان فضول رسموں پر خرچ کرنا کہاں کی عقلمندی ہے! میں نے تو یہ اُصول بنا رکھا ہے کہ ایسی تقریبات میں ہرگز شرکت نہ کروں جہاں فضول خرچی اور خلافِ اسلام رسومات کا مظاہرہ کیا جائے۔ اس لیے آپ اپنے والدین کو سمجھائیں کہ وہ بیٹی کی شادی سادگی سے کریں تو میں ضرور شرکت کروں گا ورنہ حاضر ہونے سے قاصر ہوں۔ اُمید ہے کہ آپ میری

اس صاف گوئی کو معاف کر دیں گے۔ محترم خالو اور خالہ جان کو سلام عرض کر دیں۔ ننھی کلثوم اور اسلم کو دُعائیں۔

والسلام

آپ کا دوست

ء۔ی۔ے

یا

ہیلتھ آفیسر کے نام درخواست لکھیے جس میں اپنے محلے کی صفائی کروانے کو کہیے۔

جواب : جواب کے لیے دیکھیے پرچہ 2017ء (دوسرا گروپ)، سوال نمبر 7 (یا)۔

سوال :8- ایک کہانی لکھیے جس کا عنوان "انگور کھٹے ہیں" ہو۔ **(5)**

: **"انگور کھٹے ہیں"**

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک لومڑی کو بہت زوروں کی بھوک لگی تھی اور وہ خوراک کی تلاش میں ادھر اُدھر ماری ماری پھر رہی تھی، مگر اسے کسی بھی جگہ کچھ کھانے کو نہ ملا۔ آخر کار وہ ایک باغ میں داخل ہوگئی۔ باغ میں کافی تعداد میں انگوروں کی بیلیں لگی ہوئی تھیں۔ بھوک کی ستائی لومڑی نے جب انگور دیکھے تو اُس کے منہ میں پانی بھر آیا۔ اس نے سوچا کیوں نہ انگور کھا کر اپنی بھوک مٹائی جائے، لیکن جوں ہی وہ انگوروں کی طرف بڑھی تو انگوروں کی بیلیں اُونچی ہونے کی وجہ سے وہ ان تک نہ پہنچ سکی۔ وہ ان تک پہنچنے کے لیے خوب اُچھلی کودی، مگر بے سود۔ اس کی انگوروں تک رسائی نہ ہوسکی۔ آخر وہ تھک ہار کر یہ کہتے ہوئے چل دی کہ انگور کھٹے ہیں۔ اگر میں انھیں کھاؤں گی تو بیمار ہو جاؤں گی۔ جب انسان کوئی کام نہ کر سکے تو پھر وہ ایسے ہی بہانے تراشتا ہے۔

نتیجہ: سچ ہے کہ انگور کھٹے ہیں۔

یا

دو ہم جماعتوں کے درمیان مکالمہ تحریر کیجیے جس میں تعلیمی کمزوریوں پر گفتگو ہو۔

: **"دو ہم جماعتوں کے درمیان مکالمہ"**

کاشف: ارے بھئی۔اتنی تیزی میں کہاں جا رہے ہیں؟

احمد: السلام علیکم۔معذرت چاہتا ہوں۔

کاشف: خیریت تو ہے پریشان نظر آ رہے ہو؟

احمد: آپ کو پتہ تو ہے کہ امتحان سر پر ہیں۔اور ہمارے انگریزی کے پرچے سے تو ویسے سب ہی لڑکے گھبراتے ہیں۔

کاشف: ڈرنے والی کیا بات ہے؟

احمد: مجھے کسی نے کتاب کے بارے میں بتایا ہے کہ اُس میں سے اچھی تیاری ہو سکتی ہے۔ وہی خریدنے جا رہا ہوں۔

کاشف: ارے بھئی تم گھبراؤ گے تو اس طرح امتحان کی تیاری کیا اچھی ہو جائے گی۔اور تمھیں کوئی کتاب لینے کی ضرورت نہیں۔

احمد: کیا مطلب؟

کاشف: میں تمھیں اچھی تیاری کروا دوں گا۔تم میر گھر آ جایا کرو تو ہم مل کر پڑھ لیں گے اور تمھیں جو سبق مشکل لگتا ہے اچھی طرح سمجھا دوں گا۔

احمد: بہت بہت شکریہ یار! تم نے تو میری اتنی بڑی مشکل حل کر دی۔

کاشف: تم اور جس مضمون میں مشکل محسوس کرتے ہو جیسے ریاضی ہمیں تمھیں اس کی بھی اچھی طرح تیاری کروا دوں گا۔

احمد: ٹھیک ہے تو میں کل سے تمھارے گھر آ جایا کروں گا تا کہ جو مضامین مشکل لگ رہے ہیں اِن کی تم سے اچھی تیاری کر سکوں۔

سوال :9- درجِ ذیل جملوں کی دُرستی کیجیے: **(5)**

(i) اسلم نے کراچی جانا ہے۔

دُرست: اسلم کو کراچی جانا ہے۔

(ii) میں نے کتاب پڑھتا ہے۔

درست: میں نے کتاب پڑھی ہے۔

(iii) طارق اخبار خریدا۔

درست: طارق نے اخبار خریدا۔

(iv) آبرو مٹی میں ملانا۔

درست: آبرو خاک میں ملانا۔

(v) ریوڑ جنگل میں چر رہی ہے۔

درست: ریوڑ جنگل میں چر رہا ہے۔

یا

درج ذیل جملوں کی تکمیل کیجیے:

(i) پاک رہو ______

مکمل: پاک رہو بے باک رہو۔

(ii) تخمِ تاثیر ______

مکمل: تخمِ تاثیر صحبت کا اثر۔

(iii) بوڑھی گھوڑی ______

مکمل: بوڑھی گھوڑی لال لگام۔

(iv) آپ آئے ______

مکمل: آپ آئے بھاگ آئے۔

(v) خدمت سے ______

مکمل: خدمت سے عظمت ہے۔